اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ
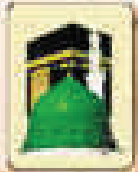
معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5جون2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **توکُّل** ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

حضرتِ نوح علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

عرض : کیا حضرت نوح علیہ السلام نے دنیا میں ایک ہزار برس قیام فرمایا؟

ارشاد : نہیں بلکہ تقریباً **سولہ سو برس** تک تشریف فرما رہے۔

(الجامع لاحکام القران للقرطبی،سورۃ العنکبوت تحت الآیۃ ۱۴،ج۷،ص ۲۵۰))

کیا انبیاء علیہم السلام پر حج فرض تھا؟

عرض : حضور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بھی حج فرض ہوا تھا؟

ارشاد: ان پر فرضیت کا حال خدا جانے! انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حج کرتے رہے۔

کعبہ کی فریاد

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر اُڑتا جارہا تھا جب کعبہ **معظّمہ** سے گزرا تو کعبہ رویا اور بارگاہِ اَحَدِیَت میں (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حضور) عرض کی کہ ''ایک نبی تیرے انبیاء سے اور ایک لشکر تیرے لشکروں سے گزرا نہ مجھ میں اُترا، نہ نماز پڑھی۔'' اِس پر ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: ''نہ رو! میں تیرا حج اپنے بندوں پر **فرض** کروں گا جو تیری طرف ایسے ٹوٹیں گے جیسے پرندا اپنے گھونسلے کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اُونٹنی اپنے بچہ کے شوق میں اور تجھ میں **نبی آخرالزماں** کو پیدا کروں گا جو مجھے سب انبیاء سے زیادہ پیارا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔''

(ملخصاً، تفسیر بغوی، سورۃ النمل تحت الآیۃ ۱۸، ج۳، ص ۳۵۱)

غَرُور اور غُرُور میں کیا فرق ہے؟

عرض : غَرور بِالْفَتْح (یعنی زبر کے ساتھ) اور غُرور بِالضَّم (یعنی پیش کے ساتھ) میں کیا فرق ہے؟

ارشاد : غَرور بالفتح **فریبی** اور بالضم **فریب**۔

زِنا کا ثُبُوت

عرض : زید اپنے عیال واطفال (یعنی بیوی بچوں) کو اپنے بھانجے یا بھتیجے کی نگرانی میں چھوڑ کر خود باہر چلا گیا، اس کے چلے جانے کے بعد عورت کے بچہ پیدا ہوا، اس کی اطلاع خاوند کو دی گئی۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ جب واپس آیا تب بھی محض خاموش رہا، نہ کچھ کہا نہ سنا اور پھر باہر چلا گیا۔ پھر ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس کی خبر اطلاع دینے پر اس نے جواب لکھا

کہ تم میری عورت پر **تہمت** لگاتے ہو۔ اس صورت میں اولاد **حرامی** ہوگی یا نہیں؟

ارشاد : تاوقتیکہ (یعنی جب تک) چار مرد مسلمان آزاد عادل گواہانِ ثبوت اس طرح دیکھنے کی گواہی نہ دیں جیسے سرمہ دانی میں سلائی اُن کی شہادت شریعتِ مطہرہ میں قابلِ سماعت نہ ہوگی۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار ، کتاب الحدود ، مطلب الزانی لا یختص بما یوجب الحد بل اعم ، ج٦، ص١٢)

کیا عہدِ رسالت میں گواھی سے زِنا کا ثبوت ھوا؟

عرض: حضور! عہدِ رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) میں کوئی ایسا واقعہ گزرا ہے یا نہیں؟

ارشاد : عہدِ رسالتِ اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) میں **زنا کا ثبوت** گواہوں سے کبھی نہیں ہوا۔ البتہ دوبار یہ ہوا کہ مجرموں نے خود **اِقرار** کرلیا۔ پہلا واقعہ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، دوسرا ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔ دونوں مجرم بارگاہِ رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) میں حاضر ہوئے اور شرعی سزا کے خواست گار (یعنی طلب گار) ہوئے کہ ہم پاک ہوجائیں۔ دونوں کو **سنگسار** کیا گیا۔ جس وقت حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنگسار کیا آپ بھاگے لیکن سنگساریوں نے پکڑ کر قتل کردیا، اور خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر کُل واقعہ بیان کیا۔ فرمایا: ''تم نے چھوڑ کیوں نہیں دیا جب وہ بھاگا تھا۔'' اور فرمایا: **''اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر تمام شہر پر تقسیم کی جائے سب کو کافی ہو۔''**

(ملتقطاً، صحیح مسلم ، کتاب الحدود، باب من اعترف بالزنی، الحدیث ١٦٩٥، ص ٩٣٢)

صحابۂ کرام (علیہم الرضوان) میں سے ایک صاحب نے حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت بُرے الفاظ فرمائے، اس پر ارشاد ہوا: ''برا نہ کہو میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ **جنت** کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے۔''

(ملخصاً، فتح الباری، شرح صحیح البخاری، تحت الحدیث ٦٨٢٠، ج١٢، ص١٠٩)

رَجم کی حکایت

اسی طرح صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے جرم کا خدمتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر اقرار کیا اور سزا کی خواستگار ہوئیں۔ ارشاد فرمایا: ''تیرے پیٹ میں حمل ہے بعد وضعِ حمل (یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد) آنا۔'' بعد فراغِ حمل **بچہ** کو لیکر